

سوال نمبر: ۱۰

اسلام سے کیا مراد ہے؟ نیز اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

جواب:

مطلوبہ امور:

اس سوال میں دو امور قابل توجہ ہیں

(۱) اسلام سے مراد

(۲) اسلام کی نمایاں خصوصیات

تعارف: اسلام کا پُرانا نام "دینِ حنیف" ہے۔

اسلام کسی ایسے مذہب کا نام نہیں ہے جو صرف

انسان کی غمی اور انفرادی زندگی کا داعی ہو جس کا کل

سرمایہ حیات کچھ عبادات چننا اور کار اور ہنسی اور رسوم پر

مشمول ہو بلکہ یہ ایک مکمل ~~مہلک~~ ^{مہلک} نظام ہے جو خدا اور

اس کے آخری نبی ^{خاتم النبیین} صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کی روشنی

میں زندگی کے تمام شعبوں کی تعمیر و تصور و صورت گیری کرتا

ہے اور زندگی کے ہر پہلو کو ہدایت الہی کے نور سے منور کرتا ہے

خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی، معاشرتی، یا تمدنی، مادی

ہو یا روحانی، معاشرتی، سیاسی، ملکی ہو یا بین الاقوامی

اسلام کی اصل دعوت یہ ہے کہ ~~خدا~~ ^{خدا} کی زمین پر خدا کا

قانون جاری و ساری ہو اور دل کی دنیا سے لے کر تہذیب و تمدن

کے ہر گوشہ تک خالق حقیقی کی مرضی پوری ہو۔

علامہ اقبالؒ اس تناسب میں فرماتے ہیں:

اپنے من میں ڈوب کر یا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نذبل، اپنا تو بن

Use blue and black colors only

اسلام کے لغوی معنی: مادہ اشتقاق: "س، و، ل، ج"

لفظ اسلام لغوی اعتبار سے "سلم" سے ماخوذ ہے،

جس کے معنی "اطاعت اور امن" دونوں کے ہوتے ہیں۔

ایسا درحقیقت "عربی" زبان میں ہے، اعراب کے بنیاد

حساس استعمال کی جگہ پر ہوتا ہے جس میں کہ "اردو"

فارسی کے برعکس اعراب کے معنی بدل سے معنی میں

بنیاد فرق آجاتا ہے۔

دو انداز میں پڑھا جاتا ہے:

۱. سلم جس کے معنی "امن و سلامتی" کے ہیں۔

۲. سلم جس کے معنی "اطاعت" داخل ہو جانے، بندگی کے آئے ہیں

۱. حدیث نبویؐ میں اس لغوی معنی کے لحاظ سے ارشاد ہے:

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَوَيْدِهِ

ترجمہ: "بیمبر مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے

مسلمان محفوظ رہیں۔"

بخاری الصبیح، کتاب الايمان، باب المسلم من سلم الصلوات

من لسانه ویدہ ۱۳:۱ رقم: ۱۰

اصطلاحی معنی:-

اللہ کی اطاعت کرنے کو کہتے ہیں۔ امن میں داخل ہونا سلامتی میں داخل ہونا

دوسرا مفہوم:-

3

شرعی معنی:

اپنی مرضی سے اللہ کی اطاعت کرنا اسلام کہلائیے۔

تاریخ: ۱/۱/۱
دین میں کوئی چیز نہیں، القرآن

دوسرے مفہوم اسلام قرآن و حدیث میں کثرت سے استعمال ہو اے:

سورۃ البقرہ میں ارشاد ہوتا ہے:

اذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْتُ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

البقرہ (۲۱:۲)

اور جب ان کے رب نے ان سے فرمایا میں نے تم سے اسماں کیا تو حضرت نے سارے جہانوں کے رب کے سامنے سر تسلیم خم کیا۔

تیسرا مفہوم:

تیسرا مفہوم: اسلام میں تیسرا مفہوم "صلح و آتش"

کا پایا جاتا ہے۔ صلح کے لئے "سَلِّم" یا "سَلِّم" کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

فَلَا تَحْضُرُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ وَأَنْتُمْ الْيَاكُلُونَ (مائدہ: ۶۴)

الحسن علیہ السلام

پس تم نہ ہمارے ساتھ نہ ہمارے لئے صلح کی دعوت نہ دینے لگو اور تم ہی غالب رہو گے۔

چوتھا مفہوم:

چوتھا مفہوم: اسلام میں مانے جانے والے چوتھے مفہوم کی

طرف اہل علم نے بہت کم لوہجہ کی ہے

بلکہ وبالاً درخت کو عربی زبان میں "سَلَام" کہا جاتا ہے

اور "سَلَام" کو "سَلِّم" کہتے ہیں۔ درخت اور سیڑھی اپنی

ادنیٰ کی وجہ سے دستہ سے بنا یہ ہوئے ہیں لہذا اصل مادہ

تاریخ: 1/1/

اشفاق کی رو سے اسلام کے لفظ میں "بلندی اور عظمت" کا مفہوم شامل ہے۔

اسلام

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے جو اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں استعمال فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام حضرت عیسیٰ اللہ کے دین کا نام

نام: دین حنیف

”دین حنیف“ کا معنی حنیف کے معنی ”مواحد“ کے ہیں۔

مواحد: اب خدا کا ماننے والا اور سہراط مستقیم پر چلنے والا۔

لفظ اسلام تین حروف کا مشتمل ہے۔ س ل م

لغوی معنی: امن و سلامتی، اطاعت۔

سر تسلیم خم کرنا، اطاعت کرنا، اپنی مرضی کو قربان کرنا، سیر دکھنا، امن و سلامتی

اصطلاحی معنی: اپنی خواہشات کو اللہ کی خواہشات کے تابع کرنا

اللہ کی اطاعت کرنے کی بات ہو جاتا۔

شعری معنی: اپنی مرضی سے اللہ کی اطاعت کرنا۔

قرآن کی روشنی میں:

ارشاد ربانی ہے:

لَا اكْفِرُ فِي الدِّينِ (البقرة: آیت ۲۵۶)

ترجمہ: دین کو مارے میں کوئی زبردستی نہیں (یا)

دین میں کوئی جبر نہیں۔

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ (الكافرون - ۶)

ترجمہ: تمہارے لیے تمہارا دین اور ہمارے لیے ہمارا دین۔

حدیث کی روشنی میں (اسلام کی تعریف)

اسلام کی روح، اللہ اور اسے رسول کی گواہی دینا اور ارکان اسلام پر عمل کرنا۔ (فقہیہ حدیث نبوی ص ۱۰۱) **اللہ علیہ وآلہ وسلم**

امام غزالیؒ فرماتے ہیں :-
بقول امام غزالیؒ

اسلام دو چیزوں پر مشتمل ہے :

- ۱- حقوق اللہ
- ۲- حقوق العباد

بقول مولانا صدر الدین :-

اسلام عبادت اور عبادات کا مجموعہ ہے۔

آکسفورڈ ڈکشنری :-

اسلام تین چیزوں پر مشتمل ہے :

- اسلام سے مراد: اللہ کی وحدانیت کی گواہی
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی
- اور مسلم تہذیب و ثقافت پر عمل کرنا ہے۔

فقہی نظر میں :-

فقہی نظر میں اسلام سے مراد دو چیزیں ہیں،

- ۱- زبان سے اقرار کرنا -
- ۲- لسانی اقرار کے ساتھ دل سے تسلیم کرنا اور اعضاء کے ذریعے اعمال سرانجام دینا -

یقول ڈاکٹر حمید اللہ:

اسلام ایک توحید پرست دین ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات

اسلام کی نمایاں خصوصیات ان گنت ہیں، جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

- ۱- عقیدہ توحید
- ۲- عقیدہ رسالت
- ۳- عقیدہ ختم نبوت
- ۴- اسلام ایک عالمگیر دین
- ۵- مکمل مناسبت و صیارت
- ۶- اشاعت علم کا حاصل دین
- ۷- مساوات کا حاصل دین
- ۸- علاقوں کے حقوق کا ضامن
- ۹- عدل کا ضامن
- ۱۰- محبت کا داعی

عقیدہ توحید:

اسلام کا تصور الوہیت بھی غایاں پہلوؤں میں سے اہم ترین پہلو ہے۔ اسلام مشرک اور کفر کی تمام اقسام کی نفی کرتا ہے۔ اسلام میں اللہ رب العالمین کی حقیقی مصرفت انبثائی اہمیت کی حامل ہے۔ اس کے بعد اطاعت اور اسکے احکام کا فہرہ آبا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی پائی، لہریف، اسوۂ حسنہ اور بلند بلا صفات کا تفہیل اور واضح ذکر ہے جس کی مثال کسی اور قدیم کتاب میں نہیں ملتی۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:
Try to add the Arabic of quranic ayats
 لترجمہ:

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور ساری کائنات کا قاضی والا ہے، نہ اسکو اورنگہ آتی ہے اور نہ ہی چیز اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔“
 (البقرہ: ۲۵۵)

عقیدہ توحید سے مراد ہے جیسا کہ مندرجہ بالا آیات میں واضح ہے اللہ رب العزت اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے اکیلا اور واحد ہے کوئی اسکا ہمسر نہیں۔ وہ ہر قسم کی کمزوری و خامی سے پاک اور الٹانی خوبیوں کا حامل ہے۔ قرآن کریم میں اللہ رب العالمین کو توحید کی حقیقت سورۃ الاخلاص میں خود بیان فرمائی ہے:

لترجمہ: اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور کوئی اسکا ہمسر نہیں (سورۃ الاخلاص)

5

One reference is enough for a single argument

تاریخ

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت قرآن میں فرماتا ہے:

مفہوم:

آپ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اُسے یہ وحی
کی کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں لہذا تم سب
میری عبادت کرو (الانبیاء: ۲۵)

علامہ صدیق اقبالؒ نکتہ توحید کے بارے میں کچھ یوں فرماتے

ہیں:

{ بیان میں نکتہ توحید تو آسکتا ہے }
{ تیرے دماغ میں بیوہ بت خانہ تو کیا ہے }

علامہ شبلی نعمانیؒ اپنی کتاب سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں فرماتے ہیں کہ: توحید اسلام کا اول باب ہے۔ اسلام
کی مثال ایک قلعہ کی سی ہے اور توحید اس کا داخلی دروازہ
ہے یعنی اس میں داخل ہونے کا واحد ذریعہ ہے۔

Discuss the beliefs under Single argument

عقیدہ توحید

۲

اسلام میں عقیدہ توحید باقی مذاہب سے

مختلف ہے۔ یہود و نصاریٰ کے انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں۔

اور کچھ کافر کفر کرتے ہیں۔ جب کہ قلم ان حضرت آدم

علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تک جیسے بھی پیغمبر اور رسول آئے ہیں ان سب پر ایمان

رکھنا ہے۔

اس متعلق قرآن پاک میں ارشاد مبارک ہے:

رسول ایمان لایا ہے اس پر جو اسکے رب کی طرف سے
 اس پر اترا ہے اور مسلمان بھی اس پر ایمان لائے ہیں۔
 سب ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اسکی
 کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر ~~اور اس پر~~ اس کے رسولوں
 میں سے کسی کے درمیان ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔
 (البقرہ: ۲۸۵)

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو مسلمانوں کے
 لیے بینہ میں غونہ قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی ذات علیہ السلام کو اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں
 رہنمائی ملتی ہے۔ باقی مذاہب میں تعلیمات تو ظہور ملتی
 ہیں مگر ان پر حقیقی طور پر عمل نہ والا کامل غونہ نہیں
 ملتا۔ جب کہ اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے
 احکامات پر سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے خود عمل کرتے ہوئے آپ کامل علی غونہ پیش کیا اور ہم دوسروں
 کو اس کی دعوت دی۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

نہ وہ خود اپنی خواہش سے کوئی بارگ کرتے ہیں۔ وہ تو
 صرف وحی پہ جو اناری جاتی ہے۔

(سورۃ النجم: ۲۴)

Keep the description of a single heading brief

(7)

تاریخ: 1/1/

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

”ہم نے فرشتہ ختمی دینے والے اور ڈر سنانے والے رسول بھیجے، تاکہ رسولوں کی بھینٹ کے بعد لوگوں کے لیے اللہ کی بارگاہ میں کوئی حجت باقی نہ رہے۔“
(النساء: ۱۶۵)

عقیدہ ختم نبوت :-

اسلام کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک واضح کامل اور نہایت اہمیت کی حامل خاصیت ”عقیدہ ختم نبوت“ ہے جس سے مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور آخری رسول ہیں۔ اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب ماقیامت کوئی پیغمبر نہیں اور رسول نہیں آئے گا۔ اور اگر کوئی اسکا دعویٰ کرے تو وہ عجز جھوٹ ہو گا اور منافق ہے۔
ارشاد ربانی ہے:

”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔“

(الانزاب: ۲۸)

اسی متعلق حدیث مبارکہ ہے:

میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔
(الوداؤد)

ایک جگہ مقام پر حضور اکرم صخا تم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میری امت میں ۳۵ تیس اشخاص کذاب ہونگے ان میں سے ایک کذاب کو گمان ہوگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔
(الترمذی)

عقیدہ ختم نبوت کا نڈازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ اگرچہ کوئی شخص جی اللہ تعالیٰ کی واحدیت اور صہرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اقرار تو کرے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا اقرار نہ کرے تو وہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے حاصل اور آخری دین ہونے کی بھی واضح دلیل ہے۔ گو انسان کو جتنی دیناٹی درکار تھی وہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادی اور صیادت تک کے انسانوں کی دیناٹی کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کافی ہے۔

۴۔ اسلام ایک عالم گیر دین ہے

اسلام کے عالم گیر دین ہونے سے مراد ہے کہ اسلام ایک عالمی دین ہے یہ ہر گز کسی مخصوص ماحول و قوم نسل و زمانہ تک محدود نہیں۔ بلکہ یہ دین بلا امتیاز پوری دنیا کے انسانوں کے لیے اور خاصیت آنے والے تمام انسانوں کے لیے کامل دین ہے۔ نہ ہی اس کے

احکامات و دیگر پہلوؤں میں کوئی تغیر آیا ہے نہ ہی
آئے گا۔ آج چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے
باوجود بھی قرآن حکم میں ایک زیر و زبر کی بھی تبدیلی
نہیں آئی۔ اللہ رب العزت قرآن مجید میں فرماتا ہے

ترجمہ: "قرآن رہنمائی ہے تمام انسانیت کے لیے۔"

(سورۃ البقرہ: ۱۲۹)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

قرآن نصیحت ہے دنیا والوں کے لیے۔

(سورۃ یوسف: ۱۲۹)

اسی طرح حدیث نبوی ہے:

مفیوم،

میں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

۵۔ ایک مکمل ضابطہ حیات

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس سے مراد یہ ہے کہ
حیات انسانی کا کوئی گوشہ خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی،
عوامی ہو یا بین الاقوامی، معاشی ہو یا سیاسی، معاشرتی ہو
یا قانونی اسلام کی پیدائش سے پہلے موجود نہ تھے۔ اور مزید یہ کہ
کہ یہ رہنمائی قیامت تک آئے الہ انبیاؤں کے لیے بھی کافی
ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا

اور تم پر اپنا الزام بھی چھوڑ دیا اور تمہارے لیے اسلام

اسلام کے دین ہونے پر راہنی ہو گیا۔

(سورۃ المائدہ: ۴)

حضرت علیؑ نے پوچھا دین کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا جس کا مفہوم کچھ یوں ہے:

بیت الخلاء سے لے کر بیت اللہ تک سارا دین ہے۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام اللہ کی زندگی کی مہم کو اپنی اشیاء و وسیلوں سے لے کر اللہ کے حضور اپنی بندگی کے اظہار تک کی تمام ہنر و ریات میں رہنمائی دیکھ کر بنا ہے۔ اور کوئی بھی ایسا دائرہ نہیں جسے جو اسلام کی رہنمائی سے باہر ہو۔

4. اشاعت علم کا حاصل دین :-

اسلام علم کو ایک روشن چراغ قرار دیتا ہے جو اس کی نشانیوں اور اس کے پیغام کی صداقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اصل یہ جہالت کی مخالفت کرتا ہے۔ اسلام علم کے تقدس کو ظاہری عبادت کے تقدس سے زیادہ اہم سمجھتا ہے کیونکہ اس کی نگاہ میں علم بذات خود عبادت ہے۔ جس سے حق واضح ہوتا ہے، جس کی بنیاد پر انسان قائم ہوتا ہے اور جس کی فضا میں خرافات بنائے ہو جاتے ہیں۔

موجودہ زمانہ میں علمی فضیلت کا بیان کوئی اہم بات نہیں کیونکہ اس زمانہ میں تمام عالم نے عملاً تسلیم کر لیا ہے کہ علم کے برابر کوئی چیز نہیں۔

لیکن جس زمانہ میں اسلام کا آغاز ہوا اس وقت تمام دنیا علم کی فضیلت کے راز سے بالکل عاری و جاہل تھی۔

عرب تو پڑھ لکھنے سے بھی عاری تھے۔ پادری بھی غلط بائبل کے
 حروف سیکھ لیتے تھے۔ ہندوستان میں بہت زیادہ
 ترقی کی حالت میں مہابھارت اور امان کے قلم علم کا کمال
 سمجھا جاتا ہے۔ یہی حال ہند اور ان کا تھا۔

اسلام ہی نے علم کو اپنی سہولت میں لیا۔ قرآن مجید
 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كَيْدْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الْعِلْمِ
 دَرَجَاتٍ (المجادلہ)

ترجمہ: اللہ درجات بلند فرمائے گا ان کے جو تم میں سے ایمان
 والے ہیں اور ان کے جن کو علم ملا ہے۔

یہاں درجات کی بلندی میں علم کو ایمان کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔
 یہ قرآن مجید ہی ہے جس کے ابتدائی کلمات یہ ہیں:

قرآن باری تعالیٰ ہے: ترجمہ:
 اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھ، جس نے پیدا کیا انسان کو
 تھوٹے خون سے پیدا کیا (العلق: ۱-۲)

• Too lengthy
 description

انشائیہ علم کے متعلق:

حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:
 قسم اللہ کی، اگر تیری رہنمائی سے اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو بھی
 ہدایت دے دے تو یہ تیرے لیے کس قدر اچھا ہے۔ جو بہت قسیمی اور
 عزیز نبی ہے (پہلے پڑھو)

اسی متعلق علامہ اقبال فرماتے ہیں:

وہ علم اپنے بچوں کا چپ آپ ابرہیم
 کا چپ حسد خدانے دل و نظر کا ندیم

۷۔ مساوات کا حامل دین :-

اسلام وہ واحد دین ہے کہ جس نے انسانوں کو بنائے ہوئے اور نیک نیتی کے سارے اصولوں کو اپنی مساوات کی گوارا سے کاٹ کر رکھ دیا۔ اسلام نے تمام انسانوں کو بطور انسان برابری کا حق دیا اور ان میں اور نیک نیتی کے تعصب کو ختم کر دیا۔ گویا حقوق کے لحاظ سے تہی دلعوب میں کام کرنے والے عام مزدور اور حاکمات کے منصب پر بیٹھے خلیفہ کو برابرا رکھتا ہے۔

قرآن حکیم میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے :

”سب انسانوں میں اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو تقویٰ میں سب سے بڑا ہو“ (البقرہ : ۱۷۷)

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطیہ حجتہ الوداع کے موقع پر اسلام کے تہوار مساوات کو ان الفاظ میں مزید واضح فرما دیا کہ :

”میں صغیرم : تم سب آدم کی اولاد ہو۔ تم میں سے

کسی کو کسی دوسرے پر کوئی برتری حاصل نہیں نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر (نہ کسی عربی کو عجمی پر اور نہ عجمی کو عربی پر) فرق کرنے والی چیز تقویٰ ہے۔

اسلام اس قدر مساوات کا حامل ہے کہ جس نے حبش کی ایک غریب غلام کو عرب کے بڑے بڑے سرداروں کے ساتھ لایا گیا

اور جب یہی بدمعرتہ اذان دینے کا موقع آیا تو آپ نے اسی شخص کو (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) کو فرمایا کہ کھڑکی چھتہ پر کھڑے ہو کہ اذان دے۔

بقول اقبال:

مرا ایک ہی ہلف میں کھڑے ہو گئے خود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

۸۔ غلاموں کے حقوق کا ضامن:

اسلام کے ابتدائی دور میں عرب کے رواج کے مطابق غلام رکھے جاتے تھے اور انکے ساتھ سلوک نہایت ہی ناروا لکھا جاتا تھا۔ اسن رواج کو بدلنے اور غلاموں کے ساتھ اچھے سلوک کرنے کا درس دینا چاہیے جو کہ معاشرے کی بدامنی کو ختم کرنے میں بنیادی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

مثلاً جب آنحضرتؐ نے حضرت بلالؓ کو مشکلات میں دیکھا کہ تو فرمایا کون اسے آزاد کرے گا تو آپؐ کی فرمائش پر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے انکے مالک کو قصصت دے کر انہیں آزاد کروایا۔

غلاموں کے حقوق کے حوالے سے چھوڑنے نے اپنی آخری خطبہ میں فرمایا:

تھیاری غلام تھیاری ہیں جو خود کا اور انہیں کھلا اور جو خود کو تھیاری ہیں انہیں کھلا دے۔

(خطبہ صحیحہ الطوائف)

ایک اور جگہ مندرجہ دوروں کے ساتھ سلوک کا متعلق ارتقا دہن والا مزدوری سے دوری اسکا پسند ختمک بیونے سے پہلے ادا کیا کرو۔ (ابن ماجہ)

9- عدل کا ضامن :

اسلام عدل و انصاف اور قانون کی بالادستی کو نصیب
یقینی بنانا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر
عدل و انصاف کو قائم کرنے کا حکم دیا ہے
اگر تم فیصلہ کرو تو ان میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ
کرو یقیناً عدل والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ رحمت دے گا ہے۔
(المائدہ: ۴۲)

قانونی عدل:

عدل کی سب سے اہم نوعیت قانونی عدل ہے۔ شہریت
معاشرے میں ہر نوعیت کے ظلم و حق تلفی کا ازالہ کرتی ہے۔ اسلامی
قانون میں حرام و حلال واضح اور حدود و تعزیرات متعین ہیں۔
قرآن مجید میں ہمیں حکم دیا ہے:
مسلمانو! اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ایمان والے امانت کے
سپردہ کو دواور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے
ساتھ کرو۔ (النساء: ۵۸)

عدالتی امور میں عدل، عدل و انصاف کی ضرورت عدالتی امور
میں خاص طور پر پوری ہے۔ اسلام نے عدالتی کاروبار کے ہر پہلو میں
عدل و انصاف کو ملحوظ رکھا ہے۔ اس سلسلے میں چار اہم باتیں ہیں
جن (۱) مساویات تکفیر میں عدل: (نہجہ، اور عمار کے معاہدے
کو سمجھنا والا انصاف کے ساتھ کہہ دو، (البقرہ: ۲۸۲)

(۲) گواہی دینے میں عدل:

(۳) فیصلہ کرنے میں عدل: (نہجہ، ابے شک، اللہ عدل و انصاف ہے)

احسان کا حکم دینا ہے۔ (النمل ۹۵:۱۴)

۱۰- محبت کا داعی :

اسلام کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ محبت تقسیم کر دینا ہے۔ ذرا غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام محبت الہی کہ لعلیم کن الفاظ میں دیتا ہے: **وَهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ** ہے، یہ ہے جو تشوہ و غلبتوں کو مٹاتی ہے اسے جو ذلت والے اور اس کی ہمتی کو قائم رکھنے والے۔ وہ رحمت ہے۔ یعنی کمال رحمت والے۔ وہ رحیم ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا، **”کیا اللہ کا پیارا اپنے بندوں کے ساتھ اس پیار سے زیادہ نہیں جو صالح کو اپنے پیار سے پیوستہ ہے۔“** آپ نے فرمایا: **”یہ بات مالک درستی ہے۔“**

الہی

بقول مولانا صاحب: اسلام رواداری کا دین ہے جس کا معنی تمام اختلافات سے بالاتر ہو کر باہمی محبت رکھنا اور ہر تفریق سب سے متصل ماہر داشت اور خوش اخلاقی سے پیشتر ہونا ہے۔ اسلام کو گزر کرنے اور محبت بانٹنے کا درس دیتا ہے: **نبی کریم ص سے پوچھا گیا کہ کونسا افضل ایمان افضل ہے:** فرمایا: **صبر اور عفو درگزر**

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

(ال محمد) خدائی عہد بانی سے تمہاری افتاد
ان لوگوں کے لیے نترم ہوئی ہے۔ اور اگر تم بد خو اور سخت
دل ہوئے تو یہ تمہارے پاسل سے بھگت کھڑے ہوئے۔
(آل عمران: ۱۵۹)

End with conclusion.

The answer is very lengthy and will badly affect your time management. So shorten it a bit